عالمی کانفرنس برائے تعلیم وتحقیق، آئی ای آر جامعہ پنجاب

ڈاکٹر رفاقت علی اکبر

ادارہ تعلیم وتحقیق، جامعہ پنجاب 1960 سے اب تک ملک بھر کے تعلیمی اداروں کو انتظامی اور تدریسی امور کے لیے افرادی قوت فراہم کر رہا ہے۔ کئی دھائیوں کا تجربہ اور معیاری تعلیم کی فراہمی ادارہ کو دوسرے اداروں سے ممتاز بناتی ہے۔ اکیسویں صدی کے حالات سے مطابقت کو ناگزیر سمجھتے ہوئے ادارہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر کانفرنسز، سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد کرتا رہتا ہے۔ جن کا مقصد تعلیم وتدریس میں پیش آنے والے مسائل کے حل اور تخلیقِ علم کی کوششوں کو فروغ دینا ہے۔ ادارہ پچھلی کئی دہائیوں سے ملکی اور بین الاقوامی ماہرین کو تعلیم وتحقیق سے متعلق تحقیقی بنیادوں پر ڈسکشن کا موقع فراہم کرتا آیا ہے۔ اس سال بھی ادارہ نے کئی کانفرنسز، سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد کروایا۔ حال ہی میں تین روزہ انٹرنیشنل کانفرنس برائے تعلیمی تحقیق (ICORE , 2018) 20 تا 22 نومبر کو ادارہ تعلیم وتحقیق میں منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر سے ماہرین تعلیم کے ساتھ ساتھ 12 ممالک سے مندوبین نے شرکت کی۔ کانفرنس سے پہلے چار تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا جن میں ۲۵۰ افراد نے ملکی اور بین الاقوامی ماہرین کے زیر سایہ تعلیم وتحقیق سے متعلق تربیت حاصل کی۔ اس کانفرنس (ICORE, 2018) کی افتتاحی تقریب میں کئی نمایاں شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی صوبائی وزیر تعلیم جناب ڈاکٹر مراد راس تھے۔ تقریب کی صدارت رئیس جامعہ جناب ڈاکٹر نیاز احمد اختر، مہمان اعزاز سابق وائس چانسلر جامعہ پنجاب پروفیسر ڈاکٹر ظفر معین ناصر اور ڈائریکٹر ادارہ تعلیم وتحقیق پروفیسر ڈاکٹر رفاقت علی اکبر کانفرنس کے چیئرمین تھے۔ کانفرنس سیکریٹری کے فرائض ڈاکٹر محمد شاہد فاروق نے ادا کیے۔

کانفرنس سیکٹری نے اپنے افتتاحیہ میں تمام مہمانوں اور شرکاء کو خوش آمدید کہنے کے بعد کہا کہ یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی پاکستان میں سب سے بڑی کانفرنس ہے۔ اس مرتبہ ملک کے تمام صوبوں کی جامعات کی نمائندگی کے ساتھ ساتھ کئی بین الاقوامی ممالک سے مہمانوں نے شرکت کی۔ بین الاقوامی مہمانوں میں امریکہ، برطانیہ، ملائشیاء، فرانس، سویڈن، آسٹریلیا، سعودی عرب، فلپائن، متحدہ عرب امارات، ساؤتھ کوریا، نائجیریا، موریسشس اور فجی کے مندوبین شامل تھے۔ کانفرنس 3 پلینری سیشنز (Plenary Sessions) اور 45 کنکرنٹ سیشنز (Concurrent Sessions) پر مشتمل تھی جس میں شرکاء کی تعداد 1200 تھے۔ کانفرنس میں 240 محققین نے اپنے مقالہ جات پیش کیے۔ تعلیم وتحقیق کے افق پر ابھرتی یہ منفرد کانفرنس ادارہ ھذا کے وژن اور تخلیقی سوچ کی عکاس ہے۔ اس کانفرنس سے خطاب میں وزیر تعلیم ڈاکٹر مراد راس نے معیاری تعلیم کی فراہمی اور اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا۔ اپنے خطاب میں انکا کہنا تھا کہ معیار کے بغیر تعلیم کے کوئی معنی نہیں اور تربیت یافتہ معیاری اساتذہ کے بغیر معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے اردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کے حکومتی عزم کا اظہار کیا اور ساتھ میں صوبائی حکومت اور ادارہ ھذا کو ساتھ ملکر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ رئیس جامعہ پروفیسر ڈاکٹر نیاز احمد اختر نے اپنے خطبہ میں ادارہ تعلیم وتحقیق کی اہمیت اور کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ ادارہ ھذا تعلیمی مسائل کے حل کے لیے اپنا کردار ادا کرتا آیا ہے اور یہ کانفرنس اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ انھوں نے

تربیت یافتہ معیاری اساتذہ کے بغیر معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ وزیر تعلیم ڈاکٹر مراد راس

جامعہ پنجاب کو جلد دنیا کی پہلی 200 یونیورسٹیوں میں شامل کرنے کا عزم۔ وائس چانسلر ڈاکٹر نیاز احمد اختر

ادارہ اساتذہ کے ساتھ ساتھ تحقیقی معیار کو بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ ڈاکٹر رفاقت علی اکبر

اس سال ۲۱ ممالک کے مندوبین کی شرکت اس کانفرنس کو ممتاز بنادیتی ہے۔ ڈاکٹر ممتاز اختر

بامقصد تعلیم اور معیاری افرادی قوت کی تیاری کو ملکی ترقی کا راز ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر روف اعظم

کہا کہ یہ کانفرنس جہاں تعلیم و تدریس کے مسائل پر سیر حاصل بحث کا موقع فراہم کرے گی وہاں آگے بھی نصاب اور معیاری تعلیم کی بہتری کے لیے صوبائی اور قومی سطح پر سفارشات دیتا رہے گا۔ انھوں نے جہد مسلسل اور لگن کے ساتھ کام کر کے جامعہ پنجاب کو جلد دنیا کی پہلی 200 یونیورسٹیوں میں شامل کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔

مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کانفرنس چیئر پروفیسر ڈاکٹر رفاقت علی اکبر کا کہنا تھا کہ اس کانفرنس میں بین الاقوامی سطح پر مندوبین کی شرکت طلبہ و طالبات کیلئے حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ تعلیم و تحقیق میں بین الاقوامی ممالک اور ادارے کے درمیان رابطے کو بھی فروغ دے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ ملک میں تحقیق کی نئی جہتیں بھی متعین کرے گی۔ انھوں نے ادارے میں تربیت اور تحقیق کے معیار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ادارہ تربیت اساتذہ کے ساتھ ساتھ تحقیقی معیار کو بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ اس تناظر میں ادارہ اب تک کئی ملکی اور بین الاقوامی ریسرچ پراجیکٹس پر کام مکمل کر چکا ہے۔ ڈین فیکلٹی آف ایجوکیشن پروفیسر ڈاکٹر ممتاز اختر نے تمام شرکاء، منتظمین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی شرکت کو علم دوستی اور تعلیم و تحقیق میں ان کی دلچسپی کا مظہر قرار دیا۔ مہمان اعزاز سابق رئیس جامعہ پنجاب پروفیسر ڈاکٹر ظفر معین ناصر نے کہا کہ ہمیشہ کی طرح بین الاقوامی شرکاء کی شرکت اور اس سال ۲۱ ممالک کے مندوبین کی شرکت اس کانفرنس کو ممتاز بنا دیتی ہے۔ انہوں نے منظّم انداز میں کانفرنس کے انعقاد پر انتظامیہ کو مبارکباد دی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ معیاری تعلیم کے بغیر تعلیمی عمل بے معنی ہے اور ادارہ تعلیم و تحقیق اس فرض سے بخوبی واقف ہے۔ انہوں نے پاکستان کے تعلیمی اداروں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنانے کے لیے فیڈرل اور صوبائی حکومتوں پر زور دیا کہ وہ ادارہ تعلیم و تحقیق کے سفارشات پر عمل کرنے کے ساتھ ان کے تعلیم و تحقیق سے استفادہ کریں۔

کانفرنس میں شریک تعلیمی ماہرین نے کثیر الجہتی تحقیق کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے سے ہی ابتدائی تعلیم سے لیکر اعلیٰ تعلیمی اداروں کی معیار کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

کانفرنس کے اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی یونیورسٹی آف ایجوکیشن کے وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر روف اعظم نے کانفرنس کے عنوان 'ان افراد تک پہنچنا جو تعلیمی سفر میں شریک نہ ہو سکے (Reaching the unreached)' کو سراہتے ہوئے اس کانفرنس کو ملک بھر کے پسے ہوئے طبقات کے لیے روشنی کی کرن قرار دیا۔ انہوں نے بامقصد تعلیم اور معیاری افرادی قوت کی تیاری کو ملکی ترقی کا راز گردانتے ہوئے ادارہ تعلیم و تحقیق کو داد دی کہ یہ اپنا کردار احسن انداز میں ادا کر رہا ہے۔

اس تین روزہ کانفرنس کے تمام علمی مظاہر کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی گئیں۔

1 طلباؤ طالبات کو اکیسویں صدی کے چیلنجز سے نمٹنے

کے قابل بنانے کے ساتھ بامقصد شہری بنانے کی ضرورت ہے۔2 ملکی سطح پر تعلیمی پالیسی میں تبدیلی، تربیت اساتذہ کے پروگرامز میں بہتری اور شمولیاتی طرز تعلیم کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔3 تعلیم کا حصول کسی رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر ہر کسی کے لیے لازمی اور ممکن بنانے کی ضرورت ہے۔4 محروم طبقات کی ضروریات اور مسائل کے حل کے لیے سیاسی شعور کی بیداری کی ضرورت ہے۔5 یکساں نظام تعلیم ہی بھائی چارہ اور برداشت کو فروغ دے سکتا ہے اس ضمن میں پبلشرز اور ٹیکسٹ بک بورڈ پر توجہ دینا ہوگی۔6 تعلیمی پالیسیز سے ثمرات حاصل کرنے کے لیے ان پر عملی عملدرآمد کروانے کی ضرورت ہے۔7 تعلیمی اداروں اور انڈسٹریز میں رابطہ استوار کروانے کی ضرورت ہے ۔8 تعلیم کو کاروبار کی بجائے مقدس عمل کا درجہ دینے کے لیے پرائیویٹ اداروں کو معیاری تعلیم کی فراہمی کا پابند کرانا ہو گا۔ 9 اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔ جبکہ دوسرے عالمی زبانوں کا سیکھنا ثانوی سطح پر لازمی قرار دی جائے۔10 اداروں کو طلباء و طالبات کی کردار سازی پر توجہ دینا ہوگی اس کے لیے نصاب میں اخلاقیات اور سیرت النبی ﷺ پر خصوصی مواد شامل کرنا ہو گا۔11 بچوں کی سکولوں میں داخلہ کی شرح کو بڑھانے اور پھر سکول چھوڑنے سے بچانے کے لیے تعلیمی اداروں میں موجود سہولیات کو مزید بہتر کرنا ہوگا۔12 ہر سطح پر طلبا وَ طالبات میں سماجی رویوں کی بہتری اور زندگی گزارنے کے مہارتوں کو فروغ دینا ہوگا۔13 پاکستان کی نظریاتی اساس کو مستحکم رکھنے کے لیے نصاب سے متعلق خصوصی اقدامات کرنے ہوں گے۔

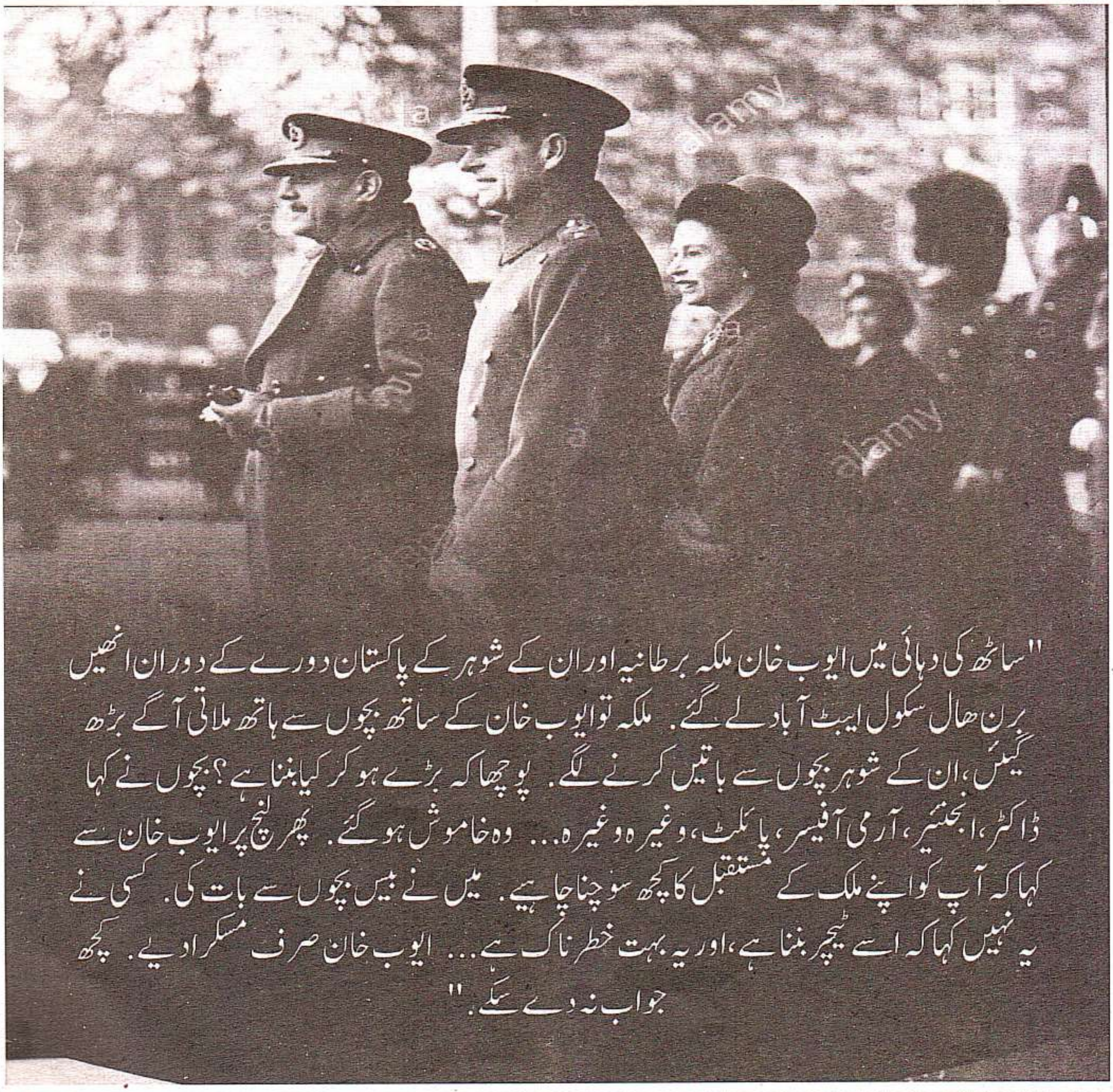

"ساٹھ کی دہائی میں ایوب خان ملکہ برطانیہ اور ان کے شوہر کے پاکستان دورے کے دوران انھیں برن ہال سکول ایبٹ آباد لے گئے۔ ملکہ تو ایوب خان کے ساتھ بچوں سے ہاتھ ملاتی آگے بڑھ گیئں، ان کے شوہر بچوں سے باتیں کرنے لگے۔ پوچھا کہ بڑے ہو کر کیا بننا ہے؟ بچوں نے کہا ڈاکٹر، انجنئیر، آرمی آفیسر، پائلٹ، وغیرہ وغیرہ... وہ خاموش ہو گئے۔ پھر لنچ پر ایوب خان سے کہا کہ آپ کو اپنے ملک کے مستقبل کا کچھ سوچنا چاہیے۔ میں نے بیس بچوں سے بات کی۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ اسے ٹیچر بننا ہے، اور یہ بہت خطرناک ہے... ایوب خان صرف مسکرادیے۔ کچھ جواب نہ دے سکے۔"